از مولانا صوفی عبدالحمید سواتی

مرد و زن کی معاشرتی حیثیت

صنف نازک انسانیت کا نصف ہے۔انسانی گاڑی مرد و زن ہی کے دو پہیوں پر چلتی ہے۔ اللہ نے ابتداء سے ہی **خلق منھا زوجھا** فرما کر اسکی حکمت ظاہر کردی۔انسانیت کیلئے جتنا مرد ضروری ہے اتنا ہی عورت بھی ضروری ہے۔ دونوں انسانی تمدن کے بنیادی عناصر ہیں۔ ان دونوں میں سے اگر ایک صنف نہ ہو تو دنیا کا نظام ہی نہیں چل سکتا۔ لہٰذا ہر ایک کو اپنی حیثیت کو سمجھنا چاہیے۔ اللہ نے یہ سارے حقائق قرآن مجید میں بیان فرما دیئے ہیں۔مرد اور عورت انسانی سوسائٹی کے اہم ترین ارکان ہیں۔ البتہ عورت کے مقابلہ میں مرد کو اللہ نے فوقیت بخشی ہے۔اور ہر ایک کے حقوق و فرائض اور ہر ایک کا دائرہ کار مقرر کیا ہے جس طرح مرد مکلف ہیں اسی طرح عورتیں بھی مکلف ہیں اور جس طرح مرد کیلئے اپنا میدان عمل ہے اسی طرح عورت کیلئے بھی دائرہ کار ہے۔ جس طرح مرد کو عبادات کی ضرورت ہے اس کے نتیجے میں نجات کی ضرورت ہے اسی طرح عورت کو بھی ان چیزوں کی ضرورت ہے۔البتہ ان دونوں کے درمیان تفریق صفت کی وجہ سے ہے۔ اللہ نے مردوں کو عورتوں پر فوقیت دے کر کچھ مزید فرائض بھی ان کے سپرد کئے ہیں۔ تاہم شریعت کی نظر میں دونوں یکساں ہیں۔

امام شاہ ولی اللہ اپنی معرکہ الاراء کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں کہ اجتماعی نظام کی ذمہ داری اللہ نے مردوں پر ڈالی ہے۔ مسلمانوں کے امیر کیلئے شرط ہے کہ مسلمان، عاقل، بالغ اور مرد ہو۔ عورت مسلمانوں کی امیر نہیں ہو سکتی۔ عورت کا کام پچھلی صف میں کھڑا ہونا ہے۔**اخروا النساء من حیث اخرھن اللہ** عورتوں کو پیچھے رکھو جہاں اللہ نے ان کا مقام مقرر کیا ہے۔ جب بھی عورتوں کو پہلی صف میں لانے کی کوشش کروگے۔انتشار ہی پیدا ہوگا۔ انگریز عورت کو آگے لائے تو دنیا نے تمام خرابیوں کا مشاہدہ کرلیا اگر ہر دفتر، محکمے اور ادارے میں عورت کام کرے گی تو بگاڑ ہی پیدا ہوگا۔ یہ تو بیسویں صدی ختم ہورہی ہے گزشتہ صدی کے ایک انگریز مورخ اور فلسفی نے کہا تھا کہ لعنت ہو ہمارے اس قانون پر جو انگریزوں نے وضع کیا ہے اسکا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ یورپ کی پینتالیس کروڑ کی آبادی میں سے یقین کے ساتھ پینتالیس حلال کے آدمی بھی نہیں نکالے جاسکتے عورتوں اور مردوں کے خلط ملط کرنے کا یہی نتیجہ نکلے گا۔ یہ اسلام ہی ہے جس نے ہر چیز کو اپنے اپنے مقام پر رکھا ہے عورت کے اپنے فرائض ہیں مگر اپنے دائرہ کار میں رہ کر۔ اگر عورت مردوں کی صف میں کھڑی ہوگی تو لازماً خرابی پیدا ہوگی جہاد جیسا عظیم فرض بھی اصلاً مردوں پر فرض ہے۔ عورت اس کے لیے مکلف نہیں ہے۔ ہاں عورت مجاہدین کی معاون بن سکتی ہے ان کی خدمت پر مامور ہوسکتی ہے اگر تلوار لے کر اگلے مورچے پر مردوں کے شانہ بشانہ جانے کی کوشش کرے گی تو اس کا یہ عمل

باقی صفحہ ۱۰ پر